مدیر کے نام

عبداللہ 'لاہور

'اشارات' میں پیپلز پارٹی کے ۱۰۰ دن کی کارکردگی (اگست ۲۰۰۸ء) کا تجزیہ کرتے ہوئے مختلف امور اور بحرانوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ پیپلز پارٹی کی حکومت کی کارکردگی اپنی جگہ لیکن اس سب کے پیچھے کارفرما خفیہ ہاتھ کی نشان دہی اور پھر اس کی گرفت کی بھی ضرورت ہے۔ خود سیاست دانوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ آگے بڑھ کر اس ہاتھ کی نشان دہی کریں اور بیرونی مداخلت کے سدباب کے لیے کوئی مشترکہ حکمت عملی وضع کریں۔

حکومت کی کارکردگی کا مختلف پہلوؤں سے جائزہ لیتے ہوئے ایک پہلو رہ گیا اور وہ ہے موجودہ حکومت کی اسلام اور نفاذ اسلام کے حوالے سے کارکردگی اور عزائم۔ سید یوسف رضا گیلانی نے محترمہ بے نظیر بھٹو کی سالگرہ کے موقع پر جس بے باکی سے سزاے موت کو عمر قید میں تبدیل کرنے کا اعلان کیا ہے اس سے حکومت کے عزائم کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ یہ تو وہی روش ہے جو سابقہ حکومت اور پرویز مشرف کی تھی۔ اس پہلو پر بھی گرفت کی ضرورت تھی۔

غلام مصطفیٰ مغل 'قصور

محترم پروفیسر خورشید احمد کا پیپلز پارٹی کی حکومت کے ۱۰۰ دنوں کی کارکردگی (اگست ۲۰۰۸ء) سوفی صد حقائق پر مبنی ہے۔ زیادہ مناسب ہوتا اگر حکومت کی کالی کرتوتوں کے ساتھ قوم کو یہ بھی بتایا جاتا کہ ملک وقوم کے مفاد میں وہ کون سی متبادل پالیسی ہے جس کو اپنانے سے بحران کو حل کیا جاسکتا ہے۔ اس ملک کے عوام کی بدقسمتی یہ ہے کہ ان کو وہ حکمران ملتے چلے آرہے ہیں جن کا مشن قومی خزانے کو لوٹنا اور عوام کا خون نچوڑنا ہے۔ اسی پالیسی پر موجودہ حکومت بھی عمل پیرا ہے۔

نقی حیدر 'اوکاڑہ

'امریکی حملے کا اندیشہ' (اگست ۲۰۰۸ء) پروفیسر محمد ابراہیم کا اچھا تجزیہ ہے، تاہم طالبان کی آڑ میں جو اسلام دشمن خفیہ عناصر کارفرما ہیں، ان کا بھی تذکرہ آنا چاہیے تھا۔ ایسے شواہد ملے ہیں کہ طالبان کے ساتھ ہلاک ہونے والوں کو غسل دینے پر پتا چلا کہ وہ غیر مسلم تھے۔ اسی طرح افراد کو اغوا کرنا اور تاوان وصول کرنا، پولیو کے ٹیکے لگانے والوں کے لیے رکاوٹیں پیدا کرنا، نیز طالبات کے اسکولوں کو جلانا جیسے معاملات میں بھی گمان یہی ہے کہ یہی عنصر کارفرما ہے۔ اسی طرح ان عناصر کی بھی نشان دہی کی جانی چاہیے جنھوں نے لشکرِ اسلام اور انصار الاسلام کے درمیان دیوبندی اور بریلوی کی بنیاد پر لڑائی چھیڑ دی۔